47627 ـ امام سجدہ كرنا بھول گيا اور پھر اس نے ركعت دوبارہ ادا كى ليكن بعض مقتديوں نے ركعت نہيں لوٹائى

سوال

امام نے عشاء كى نماز پڑھائى اور يہ امام رسمى نہ تھا، آخرى ركعت ميں آخرى سجدہ نہ كيا، اور سلام پھير ديا، نہ تو اسے خود ياد آيا اور نہ ہى كسى نمازى نے ياد دلايا، كچھ منٹوں كے بعد ايك نمازى نے آكر اسے ياد دلايا تو اس نے فورا اٹھ كر كہا كہ بھولے ہوئے سجدہ كو كرنے كے ليے ايك ركعت لوٹائى جائيگى، كيا يہ صحيح ہے ؟
اور اگر ايسا نہيں تو صحيح كيا ہے، اور جس نے اس كے ساتھ آخرى سجدہ نہيں كيا اس كا حكم كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر امام نماز ميں بھول جائے تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے مقتديوں كو حكم ديا ہے كہ وہ اسے ياد كرائيں.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" يقينا ميں تمہارى طرح بشر ہوں، ميں بھى اسى طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تم بھولتے ہوں، جب ميں بھول جايا كروں تو مجھے ياد دلا ديا كرو "

صحيح بخارى حديث نمبر (401).

مسجد ميں جماعت كے مقتديوں كو چاہيے تھا كہ وہ سبحان اللہ كہتے تا كہ امام متنبہ ہو جاتا اور جو سجدہ وہ بھول گيا تھا وہ كر ليتا.

دوم:

پہلا اور دوسرا دونوں سجدے نماز كے اركان ميں سے ايك ركن ہيں ان كے بغير نماز صحيح نہيں، جس نے عمدا اور جان بوجھ كر ايك يا دونوں سجدے ترك كيے وہ گنہگار ہے، اور اس كى نماز باطل ہو گى، اور جو شخص ايك يا دونوں سجدے كرنا بھول گيا تو ياد آنے كى صورت ميں اسے ادا كرنا ہونگے، چاہے وہ امام ہو يا مقتدى، يا اكيلا نماز ادا كر

رہا ہو، اور جو یہ سجدہ نہ کرے اس کی نماز صحیح نہیں.

شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

ارکان واجب ہیں اور واجبات سے زیادہ ضروری ہیں، لیکن یہ ان سے اس میں مختلف ہیں کہ ارکان سھو کے ساتھ ساقط نہیں ہوتے، اور واجبات سہو سے ساقط ہو جاتے ہیں، اور سجدہ سہو کرنے سے یہ کمی پوری ہو جاتی ہے بخلاف ارکان کے، اس لیے جو بھی کوئی رکن بھول گیا تو اسے ادا کیے بغیر نماز صحیح نہیں ہو گی "

دیکھیں: الشرح الممتع (3 / 315).

شیخ کہتے ہیں:

سجدہ سہو ارکان کی کمی پورا نہیں کرتا اس کی دلیل یہ ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ظہر یا عصر کی نماز میں دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا تو اسے پورا کیا اور جو چھوڑا تھا وہ ادا کرنے کے بعد سجدہ سہو کیے.

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سہو سے ارکان ساقط نہیں ہوتے، اسے ادا کرنا ضروری ہے "

دیکھیں: الشرح الممتع (3 / 323).

آپ کے امام نے یا دلانے کے بعد آخری رکعت مکمل ادا کی وہ اس مسئلہ میں دو اقوال میں سے ایك قول ہے، کہ جس نے آخری رکعت میں سے کوئی رکن چھوڑ دیا اور اسے اس کا علم سلام پھیرنے کے بعد ہوا تو وہ پوری رکعت ادا کرے، امام احمد رحمہ اللہ کا مسلك یہی ہے.

دیکھیں: المغنی (1 / 658).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے، ان سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

عصر کی نماز میں امام آخری سجدہ بھول گیا، اور اٹھ کر پوری رکعت ادا کرنے کے بعد تشھد پڑھی اور سلام کے بعد سجدہ سہو کیا، اس کا حکم کیا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

مشروع یہی ہے کہ جب امام سجدہ بھول جائے پھر اسے یاد آئے یا اسے متنبہ کیا جائے، تو وہ اٹھ کر مکمل رکعت ادا

کرے اور سلام پھیر کر سجدہ سہو کرے، یہی افضل ہے، اور اسی طرح منفرد شخص کا حکم بھی یہی ہے، اور اگر وہ سلام سے قبل سجدہ سہو کرے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں، لیکن سلام کے بعد کرنا افضل ہے.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (11 / 277).

اس مسئلہ میں دوسرا قول:

پوری رکعت ادا کرنا لازم نہیں، بلکہ جو رکن بھول گیا ہو اسے اور اس کے بعد کو ادا کرے.

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا مسلك یہی ہے.

دیکھیں: المجموع (4 / 33).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے اسے اختیار کیا ہے.

دیکھیں: الشرح الممتع (3 / 374).

حاصل یہ ہوا کہ امام کی نماز اور جنہوں نے اس کے ساتھ نماز مکمل کی ان کی نماز صحیح ہے.

اور جنہوں نے اس کے ساتھ نماز مکمل نہیں کی اور جو سجدہ رہ گیا ہے وہ نہیں کیا اس کی نماز صحیح نہیں، ان پر نماز دوبارہ ادا کرنی واجب ہے.

واللہ اعلم .